عبدالرحمان عاصم

صدام کی حماقتوں کے نام

اک مردِ نابکار کی حماقت تو دیکھئے
شیرازہ ملک و قوم کا کیسے بکھر گیا

مُقید وہ یُوں ہوا اَنا کے حِصار میں
بھینٹ اس کی قوم اپنی پوری چڑھا گیا

ماتم کناں ہے اس کی حماقت پہ ہر بشر
علاقے میں اپنے آتشِ دوزخ دہکا گیا

مانی نہ ایک بات بھی اپنوں کی اس نے یاں
لاریب بے سمجھ تھا تب منہ کی کھا گیا

دشمن نے اُس کو اپنے یوں ہتھے چڑھا لیا
دامِ عُدو میں ملّتِ بیضا پھنسا گیا

اپنے ہی ہاتھوں تیل کے کنوئیں جلا دیئے
ظالم تھا کس قدر وہ وسائل جلا گیا

بھائی ترقی قوم کی نہ ایک آنکھ بھی
صدیوں ترقی قوم کی پیچھے ہٹا گیا

منجدھار میں ڈبو دیا سفینہ قوم کا
کیسا وہ ناخدا تھا جو مات کھا گیا

جنت میں احمقوں کی بستے ہیں ایسے لوگ
ذہنوں میں بن کے ہیرو وہ جن کے سما گیا

عقل و خرد سے واسطہ ہرگز نہیں اُسے
ظاہر حقیقتوں کا جو ہے منہ چڑا گیا

عاصم یہ قولِ حق ہے کرتوُبیاں اِسے
دینِ متیں کے نام کو بٹہ لگا گیا